OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

علوم عصریہ کی نصابی تشکیل نو: اسلامی فلسفہ تعلیم کے تناظر میں تطبیقی مطالعہ

Revising the Curriculum of Contemporary Sciences: An Applied Study in the Islamic Philosophy of Education

☆ **Umer yousaf**

Lecturer, Islamic studies, The University of Lahore, Pakistan.

☆☆ **Dr. Allah Ditta**

Assistant Professor/ HOD Islamic Studies Department Federal Government Degree College for women Multan Cantt, Pakistan.

Citation:

yousaf, Umer and Dr. Allah Ditta " Revising the Curriculum of Contemporary Sciences: An Applied Study in the Islamic Philosophy of Education." Al-Idrāk Research Journal, 4, no.2, Jun-Dec (2024): 56– 70.

ABSTRACT

This study examines the revision of curricula in contemporary sciences through the lens of Islamic philosophy of education, emphasizing the integration of spiritual and moral dimensions with modern academic disciplines. In an age dominated by secular educational paradigms, the disconnect between material and spiritual knowledge has led to a fragmented understanding of human development. This paper explores how Islamic educational philosophy, with its holistic and balanced approach, can address this issue by harmonizing the Qur'anic worldview with the advancement of modern sciences. The research delves into principles derived from classical Islamic thought, such as the unity of knowledge, the role of ethics, and the integration of 'aql (reason) and naql (revealed knowledge). It analyzes how these principles can be applied practically to restructure curricula in fields like medicine, technology, and social sciences, fostering a generation equipped with intellectual competence and spiritual wisdom. Through a comparative and applied methodology, the paper highlights existing models and proposes actionable frameworks for curriculum redesign.This applied approach aims to bridge the gap between traditional Islamic epistemology and contemporary academic demands, ensuring a comprehensive development of individuals and societies in line with Islamic ideals.

Keywords: Islamic philosophy, curriculum revision, holistic education, spiritual integration, modern sciences.

تعارف

اسلامی فلسفہ تعلیم ایک ہمہ گیر نظام ہے جو دنیاوی اور روحانی تعلیمات کے امتزاج پر مبنی ہے۔ یہ فلسفہ انسان کی ذہنی، جسمانی، اور روحانی تربیت کو یکجا کرتے ہوئے اسے ایک مکمل شخصیت کے طور پر تشکیل دینے کی کوشش کرتا ہے۔ موجودہ دور میں علوم عصریہ کے نصاب میں زیادہ تر سیکولر بنیادوں پر زور دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اخلاقی اور روحانی اقدار کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تعلیمی نظام ایک یکطرفہ اور غیر متوازن فکری ڈھانچے میں بدل گیا ہے، جو طلبہ کو صرف مادی کامیابیوں کی طرف لے جاتا ہے لیکن روحانی اور اخلاقی اقدار سے عاری رہتا ہے۔ اس مضمون میں علوم عصریہ کے نصاب کی تشکیل نو پر بحث کی گئی ہے تاکہ اسے اسلامی فلسفہ تعلیم کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ یہ تحقیق قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی فکری روایت کے ان تصورات کو اجاگر کرتی ہے جو اخلاقی تربیت، علم کی وحدت، اور عقل و نقل کے درمیان توازن قائم کرنے پر زور دیتے ہیں۔ مزید برآں، یہ مطالعہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ کس طرح اسلامی اصولوں کو عملی طور پر موجودہ نصابی ڈھانچے میں شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ طلبہ نہ صرف علمی مہارت حاصل کریں بلکہ ان میں اخلاقی بصیرت اور روحانی پختگی بھی پیدا ہو۔ یہ تحقیق تعلیمی ماہرین، پالیسی سازوں، اور اساتذہ کے لیے ایک رہنما کے طور پر کام کر سکتی ہے جو اسلامی تعلیمات کو جدید تعلیمی نظام میں مؤثر طریقے سے نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

فلسفہ تعلیم

بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔[1] 35

[1] آل عمران 164:3

Surah Aal-e-Imran.(3:164)

قرآنی فلسفہ تعلیم کے اس بیان کا آغاز معلم یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک سے شروع کیا گیا۔ منہج تربیت رسول اﷺور قرآنی فلسفہ تعلیم کے آغاز سے قبل معلم محترم کو جوڑنا بہت معنی خیز ہے اس کے کئی اہم نکات جو تعلیم و تربیت کے ضمن میں بڑے اہم معلوم ہوتے ہیں علم پر ایک نفسیاتی اثرات کی طرف اشارہ ہے اس سے بیان کر دیا ہے مگر قرآن نے اس منطقی اور نفسیاتی اثر کو چودہ سو سال قبل بیان کر دیا تھا اہم بات یہ کہ معلم کو تعلیم سے کبھی الگ نہیں کیا جاسکتا کی حیثیت حاصل رہتی ہے اس تعلیم کا باقاعدہ کیا اللہ تعالی کی انسانوں کا نظارہ بہت ہی کم جگہوں پر دیکھنے میں آیا

نصاب تعلیم:

عہد نبوی کا نصاب تعلیم ایسا مسئلہ ہے کہ اس پر صحت کے ساتھ بیان کرنا دشوار ہے کیونکہ اس وقت نہیں تھا استاد جو کچھ پڑھا سکتے تھے لوگ ان سے پر غالب رہے تھے سیرت اور احادیث کی کتب سے ہر بات سامنے آئی ہے کہ حضور ﷺ قرآن و حدیث کے علاوہ علم طب (میڈیکل سائنس)، علم ہئیت، علم الانساب، علم تجوید اور میراث کی تعلیم بھی دیتے تھے ان علوم کے علاوہ نشانہ بازی اور تیراکی کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔[1] 36

میادین فی التعلیم؛ اس کا مطلب ہے تعلیم کا مختلف النا‌ع ہونا۔ آپ ﷺ کی تدریس ایسی منہج پر تھی اور اسی کا سب سے بڑا صحابہ کرام کی فکر میں آزادی کا عنصر ہے اور ان کو تقلید محض سے آزاد کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف تقلید واحد کی بت کو توڑا بلکہ مختلف اقسام کے علوم کی تربیت بھی کی اور اسی فیض کی بدولت حضرت صحابہ کرام مختلف علوم کے ماہر بن گئے۔[2] 37

عہد رسالت میں علوم و فنون کی تعداد زیادہ نہیں تھی لیکن جو تھے وہ ترقی پذیر تھے طباعت کے بارے میں بہت سی باتیں روایات ملتی ہیں دوسرا علم، علم ہئیت یعنی راستوں سے متعلق علم حاصل کرنا اور ان کا تعین کرنا۔ تیسرا علم

---

[1] کتانی، عبد الحی، **دور نبوی کا نظام حکومت**، (ادارہ القرآن العلوم الاسلامیہ، 1991)، ص219

Kitafi, Abdul Hai. *Daur-e-Nabawi ka Nizam-e-Hukumat*. Lahore: Idara al-Quran al-Ulum al-Islamiyah, 1991, p. 219.

[2] علوی، خالد، **انسان کامل**، یونیورسٹی بک ایجنسی 154 نارکلی لاہور جولائی 1974۔

Alawi, Khalid. *Insan-e-Kamil*. Lahore: University Book Agency, 154 Narkali, July 1974.

الانساب ہے اس کے بارے میں احادیث مبارکہ میں ذکر ملتا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد احادیث مبارکہ سے درج ذیل علوم فنون ثابت ہیں:

سپہ گری، نیزہ بازی، تیر اندازی دوڑے لگوانا وغیرہ۔[1]38

آپ ﷺ بقدر ضرورت دیگر علوم کی بھی ترغیب دیتے تھے آپ ﷺ کے پاس غیر ملکی سربراہان کے خطوط آتے تھے جو عربی زبان میں نہیں بلکہ غیر ملکی زبانوں میں ہوتے تھے اور آپ ﷺ غیر مسلم یا یہودیوں سے پڑھاتے تھے اور ان خطوط میں بعض اوقات پوشیدہ معاملات بھی ہوتے تھے اس لئے آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ کوئی قابل اعتماد صحابی یہ زبان سیکھ لے حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے پاس مختلف خطوط آتے رہتے ہیں اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی اور پڑھے، تو کیا تم عبرانی زبان سیکھ سکتے ہو تو میں نے سترہ دنوں میں وہ سیکھ لی۔[2]39:

تعریف نصاب

نصاب سے مراد سکول کی وہ مکمل جدوجہد جو سکول کے اندر یا باہر بعینہ مقاصد کے حصول کے لیے کی جاتی ہے۔[3]40 اصلاحی نصاب تعلیم بنیادی طور پر قرآنی تعلیمات پر مبنی ہو گا آپ ﷺ کے دور میں قرآن مجید ہی نصاب تھا اور یہ نصاب اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے مسلمانوں کے لیے اخلاقی، سیاسی، معاشرتی اور تعلیمی نظام پیش کرتا ہے۔ پروفیسر محمد سلیم اسلامی نصاب کے بارے میں رقمطراز ہے کہ؛ یہ تعلیم زبان و مکان اور ملک و عوام کے اختلافات اور تنوعات پر اسلامی نصاب حاوی آ جاتا ہے یہ ہر ملک ملک اور ہر زمانے کے لیے کارآمد ہوتا ہے تصور اسلام اس قسم کے نصاب کا قائل ہے جو فی زمانہ تقاضوں کا ساتھ دے اور ماضی کے قدیم ورثے کے ساتھ

---

[1] کتافی، عبدالحی، **دور نبوی کا نظام حکومت**، (ادارہ القرآن العلوم الاسلامیہ، 1991)، ص 271

Kitafi, Abdul Hai. *Daur-e-Nabawi ka Nizam-e-Hukumat*. Lahore: Idara al-Quran al-Ulum al-Islamiyah, 1991, p. 271

[2] محمد طفیل، **نقوش رسول نمبر**، 4، (لاہور، ادارہ فروغ اردو)، ص 134

Tafail, Muhammad. *Nuqoosh-e-Rasool Number 4*. Lahore: Idara Farogh-e-Urdu, 134.

[3] اکبر علی، ڈاکٹر، **تدوین نصاب**، (لاہور، مکتبہ العلم، اردو بازار، 2006)، صفحہ 6،

Dr. Akbar Ali, *Tadween Nisab*, safha 6, (Maktaba al ilm Urdu Bazaar, Lahore).

ساتھ جدید علوم کو بھی اس طرح اکٹھا کریں کہ ہر حال میں اخلاقی اور روحانی پہلو روشن رہیں۔ یہ نصاب کلی طور پر قدرت عطا کرنے کا اہل ہو اور فطری علم کی جگہ عملی تعلیم کے حق میں ہوں۔ 41[1]

اسلام کی میں کتابی معلومات ذریعہ ہے، منزل نہیں۔ اس کا اصل مقصد سیرت سازی ہے چناچہ نصاب کا اسلامی مفہوم، انسان کو اعلی کردار کا مالک اور تسخیر کائنات کے قابل بنانا ہے اور نیابت الہی کے ذریعے فرد کی تربیت کرتا ہے [2]منور ابن صادق کہتے ہیں کہ: یہ تمام انسانوں کا فرض ہے کہ وہ ارض پر اسلام کی حکمرانی قائم کریں، لہذا قرآن کے نکتہ نظر سے لوازم نصاب میں اس جامعیت منسوب کی مکمل عکاسی ہونی چاہیے۔ 43[3]:

اسلامی نصاب کی بنیادی اساس:

قرآن اور سیرت النبی کی روشنی میں جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو اسلام فکر و عمل کو واضح روح میں دیگر مذاہب کی بنسبت بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس کی بنیادی اساس فرد اور رب کا رشتہ جوڑنا ہے۔

اسلامی نصاب کی نفسیاتی بنیاد:

اسلامی نظام تعلیم میں فرق نفسیاتی ضرورتوں کو ہمیشہ مد نظر رکھا گیا اور اس کی تعلیم و تربیت میں اس پہلو کو بھی کبھی نظر انداز نہیں کیا گیا اسلامی نظام تعلیم میں النفس جس کا اپنا ایک مخصوص معصوم ہے جس کے روسے انسان کا حسن تقسیم ہے جسے اللہ تعالی نے اعلی ترین سرگرمیوں کے لیے بہترین ثابت کا جسم عطا کیا ہے ایک طرف سے مطمئن نہ اس کو صحیح راہ پر چلنے اور غلط چھوڑ دینے میں اذان کب سے واسطہ ہے اس لیے اس نے تعلیم تزکیہ نفس کے بعد دوسرا انتہائی اہم تحقیق ہے رسول اکرم ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے اور اسلام کا ایک اہم سبب بھی یہی تھا

---

[1] محمد سلیم، سید، **ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت**، (لاہور، فیروز سنز اردو بازار)، ص62

Saleem, Syed Muhammad. *Hindustan Mein Musalmanon ka Nizam-e-Taleem-o-Tarbiyat*. Lahore: Feroz Sons Urdu Bazaar, p. 62.

[2] کاظمی، شمیم حیدر، **علم التعلیم**، (لاہور، مکتبہ العلم، اردو بازار، 2006)، صفحہ 6،

Kazmi, Shemim Haider, *Ilm al-Taleen*, safha 6, (Maktaba al ilm Urdu Bazaar, Lahore).

[3] اکبر علی، ڈاکٹر، **تدوین نصاب**، (لاہور، مکتبہ العلم، اردو بازار، 2006)، صفحہ 77،

Dr. Akbar Ali, *Tadween Nisab*, safha 77, (Maktaba al ilm Urdu Bazaar, Lahore).

کہ اس کی تعلیمات انسانی مزاج کے لئے فرحت و مسرت کا باعث تھی تھا اور بعد میں بھی مرکز رحیم عزت نفس میں براہ راست ممدون معاون رہے۔

اسلامی نصاب کی عمرانی بنیادیں:

ہر معاشرہ افراد کا مجموعہ ہے اور فرد معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اور اس لئے فرد کی اصلاح معاشرے کی اصلاح کا پہلا زینہ ہے اس لیے اسلامی نصاب فرد اور سماج دونوں کی تربیت تہذیب اور اصلاح کو یکساں اہمیت دیتا ہے اور اس کے لیے ہوئے معاشرتی نظام کی عمارت دراصل تربیت فرد کے دونوں ستونوں پر کھڑی ہے اسلامی نصاب تعلیم فرد کو حقوق اللہ کے تحت یہ احساس کرتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اور فرد کی مسلسل روحانی بالیدگی کے لئے عبادات کا ایک جامعہ نظام کے تحت اسے پابند بنا دیا جاتا ہے سماجی تربیت اور حقوق و فرائض کے سلسلے میں اسے حقوق و آباد صدقہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرے گا اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی پریشانی کو دور کرے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔44[1]

اسلامی نصاب کی اخلاقی بنیاد:

اسلامی نصاب تعلیم سب سے پہلے انسانی روح کو نفسانی خواہشوں کی غلامی سے آزاد اور مادیت پرستی کی آلائشوں سے پاک کرتا ہے کہ بندہ رضا الٰہی کے مطابق اپنی زندگی گزار سکے روح کی پاکیزگی کا انسانی تخلیق کی ہیں کہ باطن کی حالت کا اندازہ ظاہری اعمال سے لگایا جاسکتا ہے اس نصاب تعلیم نے اخلاق پر بہت زور دیا ہے اسلامی نصاب تعلیم انسان کی اخلاقی زندگی کی تعمیر کرتا ہے اور اس سے قابل بناتا ہے کہ وہ عملی زندگی میں معاشرے کا ایک مفید اور معزز فرد کہلا سکے کی تاریخ انسانی سے ثابت ہے کہ انسان کے وضع کردہ معیار زمانے کے ساتھ چلتے رہے ہیں یہ بھی

---

[1] خدوخیل، شیریں زادہ، **عہد رسالت ﷺ کا نظام تعلیم اور عصر حاضر**،(لاہور، الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2010)، ص79

Khudokhel, Sher-e-Zadah. *Ahd-e-Risalat (ﷺ) ka Nizam-e-Taleem aur Asr-e-Hazir*. Lahore: Al-Faisal Nashran wa Tajiran Kutub, Urdu Bazaar, Ghazni Street, July 2010, p. 79.

ضروری نہیں کہ انسان کے جاری کردہ نصاب سے کہو ہم نے ایک جامع نصاب تعلیم دے کر عالم انسانیت کا ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا۔

اسلامی نظام تعلیم کے کے نصاب کی اخلاقی بنیادوں کا تعلق اللہ اور بندے کے باہمی رشتے سے نہیں بلکہ اس کا علاقہ ان تعلقات سے ہے جو انسان اور انسان کے درمیان یعنی فرماتے ہیں اسلامی نصاب تمام انسانی معاملات میں اخلاق کو روانہ دیکھنا چاہتا ہے اور درگزر کوششیں پسندیدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے بندے میں نیابت الہی کا رنگ دیکھنا چاہتا ہے کہ سب سچائی اور راست بازی عدل و انصاف امانت کو درگزر کریں رواداری احسان مساوات اخوت سچائی اور راست بازی مہدی نقوی حجاز ہلعقی صفات ہی اچھی صفات کو زندگی کا جز بنانا اور اور اس بات سے دامن بچانا مومن کی شان ہے اخلاق صرف انسانیت کی معراج ہے اور اس نے اخلاق آدمیت کی زیبائی ہے۔45[1]

اسلامی نصاب کے معاشی بنیاد:

اسلامی نصاب فرد کے جسم اور روح دونوں کی بالیدگی پر زور دیتا ہے وہ مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی نشو نما کے ساتھ ساتھ اس کی مادی اور معاشی ضروریات دکھاتا ہے رسول اکرم کا ارشاد گرامی ہے کہ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ معاش کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔46[2]

اسلامی نصاب چاہتا ہے کہ اس کا ہر پہلو نافع اور ثمر بار ہو اور اس کے ثمرات اور فوائد سے فرد، معاشرہ اور ریاست کے لئیے یکساں مفید ہو کیونکہ جو نظام تعلیم میں بے ثمر اور بے جان ہو وہ وقت کیا اور قوم کی بربادی کے سوا کچھ نہیں اس لیے آپ نے ایسے علم سے پناہ مانگیں جو نافع مفید اور ثمر بار نہ ہو جو مل مقبول اور رزق حلال کا وسیلہ نہ بنے۔47[3]

---

[1]نورالحق زمان، اسلامک سسٹم آف ایجوکیشن، (لاہور، البصیرہ پبلیکیشنز، اردو بازار، 2011)ص255

Noor-ul-Haq Zaman, Islamic System of Education, (Al-Basirah Publications, Urdu Bazaar Lahore, 2011), safha 255.

[2]پرویز علی، ملک، تعلیم المتعلم، (لاہور، الحکمہ دارالاشاعت، اردو بازار، 2014)، ص48

Parvez Ali Malik, Taleem al-Mutalim, (Al-Hikmah Dar-ul-Isha'at, Urdu Bazaar Lahore, 2014), safha 48.

[3] خدوخیل، شیریں زادہ، عہد رسالت ﷺ کا نظام تعلیم اور عصر حاضر، (لاہور، الفیصل ناشران و تاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار، 2010)، ص82

اسلامی نصاب کا عمومی جائزہ:

گزشتہ تاریخ کے ہر دور میں ان ہی بنیادوں پر مسلمانوں کا تعلیمی نصاب مرتب ہوتا تھا جس کا ایک حصہ علوم دنیا اور دوسرا حصہ دینوی علوم پر مشتمل ہوتا تھا علوم دینیہ سے مراد قرآن تفسیر حدیث فقہ اور ان کے لوازم و مبادی ہیں ہیں جبکہ علوم دین وی سے مراد وہ علوم ہیں جن کا پڑھنا سیکھنا تہذیبی و تمدنی واقتصادی اور سیاسی مسائل میں فکری یا عملی طور پر منظور معاون ہو اس سلسلہ میں سید مناظر احسن گیلانی صاحب لکھتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کی آمد سے قبل مسلمانوں کا جو نظام تعلیم رائج تھا وہ سراسر دینی ہرگز نہ تھا اس نصاب کی تعلیمی زبان فارسی تھی تھی جو اس عہد کی تجدید کی زبان تھی اس لئے فارسی زبان کی نظم و نثر انشاء کی کتاب مروج تھی اس کے ساتھ ساتھ حساب خطاطی وغیرہ کے مشق کرنے کے بعد اعلی تعلیم عربی زبان کی کتابوں کی ذریعہ دی جاتی تھی ابتدا سے آخر تک اس نصاب تعلیم کی تکمیل کا دورانیہ تقریبا سولہ سال تھا اس پوری مدت میں درس نظامیہ سے فارغ ہونے والے علماء صحیح معنوں میں خارش دین یاد کے گرد تین کتابیں پڑھا کرتے تھے۔48[1]

مگر انہیں دینی مدارس کہا جاتا تھا انگریزوں کی آمد سے یہ نصاب متروک ہوا اور جو نصاب انہوں نے یہاں مسلط کیا مشاہدہ بتا رہا ہے کہ حساب سے استفادہ کرنے والے مسلمانوں میں ہی بتدریج اسلامی زندگی سے بعید ہوتا جارہا ہے اور جن خاندانوں نے جدید تعلیم تیسری اور چوتھی پشت میں حاصل کی ہے ان میں اسلام کا صرف نام رہ گیا ہے۔49[2]

Khudokhel, Sher-e-Zadah. *Ahd-e-Risalat (ﷺ) ka Nizam-e-Taleem aur Asr-e-Hazir*. Lahore: Al-Faisal Nashran wa Tajiran Kutub, Urdu Bazaar, Ghazni Street, July 2010, p. 82.

[1] سید محمد سلیم، **ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت**، (لاہور، فیروز سنز اردو بازار)، ص6

Saleem, Syed Muhammad. *Hindustan Mein Musalmanon ka Nizam-e-Taleem-o-Tarbiyat*. Lahore: Feroz Sons Urdu Bazaar, p. 6.

[2] ایضا، ص76

Saleem, Syed Muhammad. *Hindustan Mein Musalmanon ka Nizam-e-Taleem-o-Tarbiyat*. Lahore: Feroz Sons Urdu Bazaar, p. 76.

دراصل مسلمانوں کے نظام تعلیم کی نصاب کی بنیادیں اس نصاب پر تھی جو کبھی رسول اکرم کی ہدایت ورہنمائی میں تشکیل دیا گیا تھا اس کے ذریعہ مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کی جاتی تھی اور جس کے نتائج نے عالم کو بدل کرر کھ دیا تھا۔

عہد حاضر

عہد نبوی کا نظام تعلیم کے نصاب کا جو خاکہ ہم نے پیش کیا ہے اگرچہ یہ قطعی نہیں ہے اس میں کمی وبیشی کا امکان موجود ہے کیونکہ اس نصاب میں آغاز وحی سے لے کر وصال نبی ﷺ اور اضافہ ہوتا رہا ہے نصاب کا لازمی حصہ تھے ان کے دور میں حدیث، علم فقہ، عربی اور جغرافیہ نصاب کا حصہ بنے۔ عباسی دور میں ریاضی، تاریخ، علم نجو، م گرائمر، کیمیا، فن تعمیرات، سنگتراشی، فنون لطیفہ اور فن خطابت اس میں شامل ہوگئے ہیں برصغیر کے مدارس میں تفصیلی کتب حدیث کے علاوہ تصوف ،کلام ،فلسفہ ، ادب ،اصول فقہ اور دوسرے فنی علوم اس میں شامل ہوگئے۔50[1]

اس میں فرد کی زندگی کے تین بڑے جسمانی ذہنی اور روحانی کی نشو نما ان کو ک مثل مدنی امی رہا لیکن مسلمانوں کی زوال مغربی اقوام کے غلبہ اور دوسری قسم کے نظام برقرار نہ رہ سکا اور استعماری ملکوں نے جو نظام تعلیم رائج کیا اس میں فرد کی جسمانی اور ذہنی پیروں کی تربیت اور پرورش کا خاص خیال رکھا گیا لیکن جو سب سے اہم پہلو تھا عطا آباد مذہب سے برگشتہ افراد عموماً یہ دلیل دیتے ہیں کہ مذہب کی پیروی میں باہمی اختلافات اور جھگڑوں کا دیتا ہے لیکن اس اندیشے کی بنیاد غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ اس قسم کا سیاست اور سائنس کے متعلق بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ مختلف سیاسی نظریات کی بناپر اقوام عالم ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں اور سائنس کی طاقت کے غلط استعمال سے رہے ہیں لیکن کوئی سمجھدار شخص یہ نہیں کہے گا کہ ان وجوہات کی بناپر سیاست اور سائنس کی تعلیم ختم کردی جائے۔51[2]

---

[1] نورالحق زمان، اسلامک سسٹم آف ایجوکیشن، (لاہور، البصیرہ پبلیکیشنز، اردو بازار، 2011) ص265

Noor-ul-Haq Zaman, Islamic System of Education, (Al-Basirah Publications, Urdu Bazaar Lahore, 2011), safha 265

[2] یوسف علی، **تعلیم کا مسئلہ**، (لاہور، مکتبہ تعلیم، اردو بازار، 2005)، صفحہ 53-55۔

Yousaf Ali, Taleem ka Mas'ala, (Maktaba-e-Taleem, Urdu Bazaar Lahore, 2005), safha 53-55

بلکہ ضرورت صحیح طریقے پر انتظام وانصرام کی طرف اک ابر کا یہ خیال ہے ہے کہ علوم حکمت یعنی سائنس مذہبی اور بے دینی کی تعلیم دیتی ہے محض غلط ہے سائنس کا لا دینی کی تعلیم دینا تو ایک طرف رہا اس سائنس سے غفلت کرنا بے دینی ہے۔ مشہور مفکر تعلیم ہربرٹ اسپنسر کے الفاظ میں سائنسی علوم صرف اس وجہ سے خالد مذہبی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ اس وجہ سے بھی مذہبی حیثیت رکھتے ہیں کہ خدائے تعالی کی عظمت وجلالت ہمارے دلوں میں پیدا کرتی ہے۔[1]52 .

مطالعہ فطرت کی قوتوں سے آگاہی اور تسخیر فطرت ایک بنیادی مقام ہے مگر اس کو ان عقائد کی بنیاد پر رکھنا چاہیے جو وحی الہی کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں وہاں کے قالب میں ڈھالنے ہو ہو اور کیونکہ نصاب ایک ایسی غذا ہے جو ہم بچوں کے ذہنوں کو سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے دیتے ہیں یہی غذا وہ سب کچھ ہے جو ہماری دنیا اور اس میں اپنے مقام وکردار کے بارے میں تصورات وضع کرتے ہیں[2]53

اس وقت ہمارے ملک میں تین قسم کا حساب مروج ہے جو ایک دوسرے سے کافی جدا اور مختلف بلکہ ایک دوسرے کے متضاد ہیں اس کی وجہ سے پوری قوم ذہنی انتشار اور فکری تیری ژولیدگی میں مبتلا ہے ہے تو اس کے ساتھ تین قسم کے سوچ فکر اور رویوں نے جنم دیا ہے ایک مقتدر طبقہ ہے جو مغربی اداروں سے فارغ التحصیل ہے اور ان کی اولاد بھی ان اداروں اور پبلک سکولوں میں زیر تعلیم ہے جہاں مغربی نصابات پڑھایا جاتا ہے اور ثقافتی رویوں سے بالکل بے خبر قوم کو آگے کی طرف چل رہی ہے اور افطاری کی چھڑی سے مشرقی اور اسلامی اقدار کی دھنائی کر رہی ہے ہے بڑی بدنصیبی کی بات یہ ہے کہ اپنی بات کر رہے ہیں دوسری طرف دینی مدارس کا طبقہ ہے جن کو عصر حاضر کے پیدا شدہ مسائل کا پورا ادراک نہیں اور ان کا انصار خاصی حد تک جمود کا شکار ہے وہ قوم کو کسی اور طرف کسی ڈر ہی ہے ان دونوں فکری مکاتب میں تناسب 2 فیصد ہو گا مگر ان کے بیچ 98 فیصد عوام رل مل رہے ہیں جبکہ سرکاری سکولوں کا نصاب ان سے بھی زیادہ مایوس کن ہے اور ان کے فارغ طلبہ ندیم کے اور نہ دنیا کے بلکہ ایک

---

[1] توصیف علی، **فلسفہ تعلیم**، (لاہور، ایجوکیشنل پبلشرز، اردو بازار، 2008)، صفحہ 86-87۔

Tauseef Ali, *Falsafah-e-Taaleem*, (Educational Publishers, Urdu Bazaar Lahore, 2008), safha 86-87

[2] صغری بشیر، **مستقبل کے بچے**، (لاہور، فیوچر انسائٹس پبلیکیشنز، اردو بازار، 2010)، صفحہ 41۔

Sughra Bashir, *Mustaqbil ke Bachay*, (Future Insights Publications, Urdu Bazaar Lahore, 2010), safha 41.

طرح کا منظر نامہ پیش کر رہے ہیں ہیں دراصل ہمارا مقصد طبقہ بڑے پیمانے پر علمی خیانت اور کرپشن کا مرتکب ہو رہا ہے ہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

علم میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو کہ علم میں خیانت مالی خیانت سے زیادہ سنگین ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں باز پرس کرے گا۔54[1]

کرپشن سے ایک ادارے کو دیوالیہ بنایا جاسکتا ہے جبکہ علمی بددیانتی سے پوری قوم کے مستقبل کو داؤ پر لگانا ہے اس کا یہ بھی مطلب نہیں جناب میں تاریخی نظریاتی سماجی اور مذہبی اقدار کے فہم وادراک کا تعین دوسروں کی مفادات کو مد نظر جو فرد کی ذہنی جسمانی ی اور روحانی تینوں پہلوؤں کی نشو نما اور بالیدگی میں بنیادی کردار ادا کرسکے اور اس کو مغربی تہذیب کے اسلامی تہذیب کی روشنی میں ترتیب دیا جائے کیونکہ مغربی تہذیب ایک بے خدا نظامِ زندگی کو سامنے لاتا ہے ایسے ہی خدا کا قائل ہے جس کے احکام کی پابندی نہیں ہے مذہب فرد کا داخلی اور روحانی معاملہ ہے جس کا معاشرے سے کوئی تعلق نہیں ہے، بنیادی فرق اسی نقطے کا ہے کہ اسلامی سیاسی معاشرہ مائل بہ اللہ جبکہ مغربی سیاسی معاشرہ معلائل بہ انسان ہے اس بنیاد یگب اور برون کہتا ہے کہ تعلیم کے میدان میں جس قدر یکسانیت اسلامی دنیا میں نظر آتی تھی کسی اور میدان میں نہ تھی۔55[2]

اگر موجودہ صورتحال برقرار رہی تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنا تشخص کھو بیٹھیں گے اور ہماری آئندہ نسل اسلام سے بے تعلق ہو جائیں گی اس لیے اگر ہم اپنے اسلامی تشخص کو بکھیرنے سے بچانا چاہتے ہیں اور اپنے تہذیبی ورثے کو محفوظ بنانے میں سنجیدہ ہے تو اس کا واحد حل پیغمبر اعظم و آخر کی روشن اور حکیمانہ تعلیمات کو سمجھنے اور ان کی روشنی میں میں میں ہے ہے کیونکہ ہمارے جدید تعلیمی تصورات اور عصری نصاب بات اس مثالی انسان کو بنانے میں ناکام ہو چکے ہیں ہیں جو باقی زہ اور صالح سیرت و کردار سے متصف ہے

[1] حماد نعیم، **تعلیم کی اہمیت**، (لاہور، مکتبۂ تعلیم، اردو بازار، 2005) ص 85

Hammad Naeem, *Taleem ki Ahmiyat*, (Maktaba-e-Taleem, Urdu Bazaar Lahore, 2005) p. 85.

[2] سعید احمد، **غزواتِ رسول (ﷺ)**، (اسلامک ریسرچ سینٹر، اردو بازار لاہور، 2011)، صفحہ 31۔

Saeed Ahmad ,Ghazwat-e-Rasool (ﷺ), (Islamic Research Centre, Urdu Bazaar Lahore, 2011), safha 31.

خواتین کی تعلیم

معلم خیر ﷺ نے اپنی تعلیم کو صرف ایک طبقہ تک محدود نہیں رکھا تھا بلکہ آپ معاشرے کے ہر طبقے کو استفادے کا موقع دیتے تھے خواتین نے مطالبہ کیا کہ ہمیں بھی وقت ملنا چاہئیے، تو آپ ﷺ نے ان کے لیئے علیحدہ دن مقرر فرمایا اور ان کے مسائل سنتے اور جواب دیتے۔ خواتین کے شغف علم کا احساس اس روایت سے ہوتا ہے:

عن ابی سعید الخدری قالت النساء غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدھن یوما

حضرت سعید خدری کہتے ہیں کہ عورتوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ مردوں نے آپ سے ہماری نسبت زیادہ حصہ لیا ہے آپ ہمارے لئے ایک مخصوص دن رکھیں آپ نے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ خواتین نے حضور ﷺ سے مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے ایک جگہ کا تعین فرمایا اور وہاں انہیں تعلیم دی خواتین آپ ﷺ سے سوال کرتی اور آپ ﷺ انہیں جواب عطا فرماتے اور خاص اوقات میں مجلس ہوتی اور آپ ﷺ اسلامی تعلیمات سے روشناس کراتے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:

نعم النساء الانصار لم یمنعھن الحیاء ان یتفقھن فی الدین

انصار خواتین بہت اچھی ہیں کہ انہیں دینی بصیرت حاصل کرنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔[1]

تعلیم نسواں کے سلسلے میں اور بہت کچھ مروی ہے جس کا ذکر طوالت کا باعث ہے۔ حضور ﷺ کے اس طرز عمل سے دو نتیجے نکلتے ہیں

اسلامی نظام تعلیم میں عورتوں کا تعلیم کا انتظام علیحدہ ہونا چاہیے۔

---

[1] ابن حجر العسقلانی، **فتح الباری**، جلد 1، صفحہ 239، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1995)۔
Ibn Hajar al-Asqalani, *Fath al-Bari*, jild 1, safha 239, (Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1995).

عورتوں کا نصاب بھی مختلف ہونا چاہیے کیونکہ ان کی عملی زندگی مردوں سے مختلف ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے جب اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت آپ کے مخاطب صرف مرد نہ تھے بلکہ خواتین بھی تھیں اس لیے ابتداہی سے اسلام کی دعوت اور تعلیم مرد اور عورت دونوں کے لیے لازمی قرار دی گئی تھی کہ وہ علم حاصل کریں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے ساتھ صحابیات نے بھی سوچ سمجھ کر الام کی دعوت پر لبیک کہا اور خواتین کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ اعلان نبوت کے ساتھ ہی شروع ہوا تھا۔ یہ 6 نبوی کا مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر کی بہنوئی حضرت سعید اور ان کی زوجہ حضرت عمر فاروق کی بہن فاطمہ نے اسلام قبول کیا کیا حضرت عمر کے بارے میں معلوم ہوا تو آگ بگولا ہو کر ان کے ہاں پہنچے میاں بیوی اس وقت قرآن پاک پڑھ رہے تھے ان کی آمد اور بگڑے تیور دیکھ کر فاطمہ نے قرآن پاک کے بچپن آئے مگر تلاوت قرآن پڑھ چکی تھی اس لیے آپ میاں بیوی دونوں کو زدوکوب کرنے لگے یہاں تک کہ دونوں میاں بیوی لہولوہان ہو گئے۔

اسی طرح کی بے شمار واقعات ہیں ان واقعات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے آغاز ہی مرد اور عورت دونوں کے لیے تعلیم لازمی قرار دی گئی تھی اس عہد میں خواتین کو گھروں پر تعلیم دینے کا دستور تھا جو کہ طویل عرصے تک جاری رہا اور آج بھی کسی حد تک مروج ہے قرون وسطی میں مسلمان لڑکیوں کو گھروں پر عموما والدین پڑھایا کرتے تھے مشہور عالم دین عیسی بن مسکین کا معمول تھا کہ وہ زہر تھا اپنے شاگردوں کو درس دیا کرتے تھے اور اس کے بعد اپنی بیٹیوں بھتیجیوں قرآن مجید اور دیگر علوم کی تعلیم دیا کرتے تھے شہر آفاق شاعر العشاء اپنی بیٹی کو پڑھایا کرتا تھا عمرہ اور شاہی خاندان کی لڑکیوں کے لئے اتالیق مقرر کیے جاتے تھے جو نہی گھر کی چار دیواری میں تعلیم دیا کرتے تھے ان میں بہت سی خواتین نے عالمی قابلیت کا مظاہرہ کیا اور علم دین کے علاوہ خصوصا فلسفہ قانون میں کئی خواتین نے بڑا نام پیدا کیا۔[1]

خلاصہ بحث

علوم عصریہ کی نصابی تشکیل نو ایک اہم چیلنج ہے جو ہمارے تعلیمی نظام کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم کی بنیاد پر نصاب کی تشکیل نو کا مقصد صرف مادی علوم کا فروغ نہیں بلکہ طلبہ کو ایک

[1] شبلی نعمانی، **الفاروق**، (لاہور، مکتبہ شبلی، اردو بازار، 2007)، صفحہ 66
Shibli Nomani, *Al-Farooq*, (Maktaba-e-Shibli, Urdu Bazaar Lahore, 2007), safha 66.

متوازن اور ہمہ جہت شخصیت میں ڈھالنا ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ نصاب میں اسلامی اقدار کو شامل کرنے سے طلبہ کی اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی فکری ترقی بھی ممکن ہے۔ اسلامی فلسفہ تعلیم اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم کا اصل مقصد اللہ کی رضا حاصل کرنا اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے زندگی کے تمام پہلوؤں کو مربوط کرنا ہے۔ اس بنیاد پر نصاب کی تشکیل نو سے نہ صرف طلبہ میں علمی مہارت پیدا ہوگی بلکہ ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت بھی ممکن ہو سکے گی، جو ایک بہتر معاشرتی نظام کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہے۔ اختتاماً، یہ کہا جا سکتا ہے کہ علوم عصریہ کے نصاب کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے سے موجودہ تعلیمی نظام میں جو خامیاں پائی جاتی ہیں، انہیں دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ تحقیق تعلیمی ماہرین کے لیے ایک عملی رہنما فراہم کرتی ہے تاکہ وہ طلبہ کو ایک متوازن اور باوقار تعلیم فراہم کر سکیں، جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی ترقی کا ذریعہ بھی بنے۔

رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ ہفتہ میں ایک بار خواتین کو تعلیم دیا کرتے تھے اور اس مقصد کے لیے جگہ اور وقت کا تعین بھی خود آپ نے فرمایا تھا کہ وقت اور مقام پر خواتین جمع ہو کر آپ سے براہ راست علم حاصل کیا کرتی تھی۔ آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کی تعلیمات جہاں مردوں کے لیے ضروری اور اہم تھی وہاں خواتین کے لیے بھی لازم تھی مرد و زن دونوں کو یکساں طور پر مخاطب کیا ہے اس لیے جب رسول اکرم ﷺ پر کوئی آیت نازل ہوتی تھی سب سے پہلے اسے مردوں کی جماعت کی تلاوت فرماتے پھر اس کے بعد اسی خواتین کے تھے یہ سیرت النبی کا ایک روشن پہلو ہے اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اکرم کو خواتین کی تعلیم و تربیت سے اتنی ہی دلچسپی تھی جتنی مردوں کے تعلیم و تربیت سے تھی۔ حصول علم دین کے سلسلے میں انصار کی عورتوں کی دلچسپی کی تعریف خود رسول اکرم ﷺ نے فرمائی ہے جب کہ اس قسم کی رائے کا اظہار حضرت عائشہ نے بھی کیا ہے کہ نصار کی عورتیں بہت ہی اچھی ہیں جنہیں دین کے مسائل دریافت کرنے میں حیا آڑے نہیں آتی ۔ رسول اکرم ﷺ نے اگرچہ ہفتے میں خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک دن مقرر کیا تھا مگر امہات المومنین کے دروازے خواتین کے لیے ہمہ وقت کھلے رہتے تھے تھے خواجہ حسن کی تعلیم و تربیت میں ازواج مطہرات کا کردار بھی بہت اہم تھا کیونکہ کس سے علاج کا ایک اہم پہلو مسلمان خواتین کی تعلیم و تربیت کا بھی تھا تا بلکہ کثرت ازواج کا ایک اہم پہلو مسلمان خواتین کی تعلیم و تربیت کا بھی تھا مزاج میں پھر حضرت عائشہ کا مقام اس لیے مفید ہے کہ خواتین کے مخصوص مسائل ہے نماز غسل ولادت اور بچوں کی تربیت زیادہ تر ان کے واسطہ ہوئے اکرم

دین تم سے سیکھو ایک دوسری روایت میں رکھنے کی بات کی گئی ہے مصروف سے روایت ہے کہ خدا کی قسم میں نے بہت پڑھے لکھے صحابہ کو حضرت عائشہ سے علم الفرائض کے بارے میں سوالات کرتے دیکھا ہے۔ حضرت ابو موسی اشعری سے متفق علیہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس کی تعلیم و تربیت کرے اور پھر اس کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے آئے اس کو دوہرا اجر ملے گا۔ کنیز عورت جو سماجی حیثیت سے کمتر بے وقت ہو اس کی تعلیم و تربیتہم اسلام کے نزدیک تعلیم و تربیت کے بعد خواتین کو چاہے وہ کنیز کیوں نہ ہو مقام ملنا چاہیے اس کے لیے کہ رسول اسلام نے ایسے صاحب کو دوہرے اجر کا مستحق قرار دیا مجھے انہوں نے اگر ایک طرف انسانیت کے تقاضے کو پورا کیا تو دوسری طرف اسلامی تعلیم کی حقیقی روح کو بھی اجاگر کیا اور اس کی مثال اور اور قربانی ی کی وجہ سے دوہرے اجر کا مستحق قرار پائے رسول اکرم اور تعلیم و تہذیب جو آیا صحابہ نے اپنے غلاموں اور کنیزوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتی ہے شمار غلام اور لونڈیاں آزاد کی اور اس کی برکت سے مسلم معاشرے میں ابتدا ہی سے اعلی عہدوں پمتمکن ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے احکامات اور ترغیبات بات کی روشنی میں علماء اسلام نے تعلیم نسواں کو باقاعدہ قانونی حثیت دے دی ہے، تاہم ان کا نصاب ان کے مزاج اور دائرہ کار کے لحاظ سے مردوں کے نصاب سے قدرے مختلف ہوں۔ اسلامی تعلیم نسواں کا نہیں بلکہ عورت کو گھسیٹ کر کر مخلوط تعلیم دلوانے اور زبردستی معاشرہ ان کے سر پر لگانے کا روادار نہیں ہے اسلام نے علوم و فنون کے تحصیل میں کبھی خواتین کو نہیں روکا بلکہ ان کو ہمیشہ مدنظر رکھاوہ تعلیم دیں گے جس سے وہ اپنے دائرہ عمل میں کام کرنے کے لئے صحیح اور درست طور پر تیار ہو سکے ان کا نصاب مردوں کے نصاب کی طرح نہ اعلی تعلیم یافتہ خواتین سے ایسی اداروں میں کام لیا جائے جو صرف خواتین کیلئے مخصوص ہو مثلا صوبہ تعلیم صحت وغیرہ کے مغرب کی طرح اسے مردوں کے دوش بدوش لا کر کھڑا کر دیا جائے اس کی ذمہ داری کا لحاظ سے بہت کم دیکھا جاتا ہے ہے جن کی بیگمات خاندانوں کی کفالت کا بوجھ اٹھائیں ہوئی ہوتی ہی ہم نے اوپر حضور نبی کریم ﷺ کی شخصیت کا تعلیمی پہلو میں بیان کیا ہے آپ ﷺ نے اپنے قول و عمل سے تعلیمی نظام کے متعلق بے نظیر مثال قائم کی ہے، اب تعلیم کے اس موضوع کو ارشاد خداوندی پر ختم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک نظام کیا جس کے تحت بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں مرد وعورت کو بلا تفریق تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔